

آسان اور عام فہم اردو نثر کے آغاز اور ارتقا میں فورٹ ولیم کالج کی خدمات کو اولیت بھی حاصل ہے اور اہمیت بھی۔ یہ کالج ۱۹۰۰ء میں اس لئے قائم کیا گیا تھا کہ ہندوستان میں نووارد انگریزوں کو بہان کی زبان اور معاشرت سے واقفیت ہو جائے کیونکہ ”برطانوی قوم کے مقدس فرض، ان کے حقیقی مفاد، ان کی عزت اور ان کی حکمت عملی کا اب یہ تقاضا ہے کہ ہندوستان کی برطانوی سلطنت کے حدود میں عمدہ عمل داری قائم کرنے کے لئے مناسب اقدام کئے جائیں۔“ اور عمدہ عمل داری قائم کرنے کے لئے لارڈ ولیز نے سب سے اہم اور مفید کام فورٹ ولیم کالج کا قیام سمجھا، اس نے تعلیم کا ایک وسیع منصوبہ بنایا اور نصاب تعلیم میں ریاضی، تاریخ، جغرافیہ، سائنس، معاشیات، مغربی اور مشرقی زبانیں، قوانین وغیرہ کو داخل کیا اور ان کے لئے علاحدہ علاحدہ پروفیسر مقرر کئے۔ ہندوستانی زبان کے شعبہ کا صدر، مشہور مستشرق اور ماہر تعلیم ڈاکٹر جان گلکرسٹ کو مقرر کیا گیا۔

گلکرسٹ کو ہندوستانی زبان (اردو) سے خاص لگاؤ تھا درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کا تجربہ، فورٹ ولیم کالج میانے سے پہلے ہی ہو چکا تھا۔ وہ ہندوستانی (اردو) زبان کو ہندوستان گیر سمجھتا تھا۔ ملازمت کے سلسلے میں مختلف مقامات پر جانے اور رہنے کے بعد وہ لکھتا ہے:

”جس گاؤں اور جس شہر سے میرا گزر ہوا وہاں اس زبان کی مقبولیت کی جو میں سیکھ رہا تھا مجھے“
”ان گنت شہادتیں ملیں۔“

ہندوستانی زبان کے شعبہ کی یہ خوش قسمتی سمجھنا چاہئے کہ اس کا سربراہ ایک ایسا شخص تھا جو ہندوستانی زبان اور تعلیم کا ماہر، تصنیف و تالیف کا دادہ، اردو کی ترقی و ترویج کا شائق، علم دوست تجربہ کار، دانش ور اور دانش مند تھا

بابائے اردو ڈاکٹر عبد الحق کے الفاظ میں:

”بلا مبالغہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو احسان دلی نے اردو شاعری پر کیا تھا اس سے زیادہ نہیں تو اسی“
”قدر احسان گلکرسٹ نے اردو نثر پر کیا ہے۔“

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ گلکرست کی بدولت فورٹ ولیم کالج اور اس کا بندوستانی شعبہ اردو کی لسانی اور ادبی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے گلکرست مشکل سے چار برس تک ہندوستانی شعبہ کا صدر رہا اس قلیل مدت میں اس نے شعبہ کو بڑی ترقی دی۔ درس و تدریس کے علاوہ اس نے تصنیف و تالیف کا باقاعدہ کام شروع کر دیا۔ اس مقصد کے لئے اس نے اپنے شعبہ میں مصنفوں، مترجمین کی تقری کی۔ منشی اور ماتحت منشی بھی رکھے، چھاپہ خانہ کھولا، اردوٹائپ سے طباعت شروع کی، عام اور بے پڑھے لکھے لوگوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے اور نووارد انگریزوں کو اردو کالب و لہجہ، تلفظ سمجھانے کے لئے قصہ خوان مقرر کئے جو دلچسپ قصے سناکر اردو بولنے اور پڑھنے کے لئے رغبت دلاتے ہے۔ ہندوستانی مصنفوں کو ان کی بہترین تصنیف پر انعام دیئے جانے کی کالج کونسل سے سفارش کرکے انعام دلایا۔ ایسے مصنفوں کو بھی انعام دلایا جو کالج سے وابستہ نہیں ہے۔ کتابوں کی طباعت کے لئے امداد دیئے جانے کی راہ نکالی، کتابوں کے فروخت کرنے کا پروگرام بنایا۔ ہندوستانی شعبے میں، اس عہد کے نامور اردو، ہندی ادبیوں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ میر بہار علی حسینی، میر امن، غلام غوث، میر حیدر بخش حیدری، تارنی چرن متر کندن لال، کاشی راج وغیرہ ۴۱ حضرات کا تقرر کیا گیا۔ میر بہادر علی حسینی چیف منشی اور تارنی چرن متر اسکنڈ بالترتیب دو سو اور سو روپیے ماہیوار اور بقیہ منشی ۰۴ روپیہ ماہیوار تنخواہ پاٹے ہے۔ جیسے جیسے اردو شعبہ کا کام بڑھتا گیا اور طلباء کی تعداد میضاfang ہوتا گیا۔ مزید منشیوں کا تقرر ہوتا گیا۔ اس کے ساتھ بی ساتھ ایک خوش نویس، ایک ناگری نویس، ایک بھاکا منشی اور ایک قصہ خوان کی بھی خدمات حاصل کی گئیں طالب علموں کو کالج کے اوقات کے علاوہ تعلیم دینے کے لئے سندی منشی بھی مقرر کئے گئے جن کے اخراجات طالب علم بی برداشت کرتے ہے۔ اس طرح ۲۰۸۱ میں ہندوستانی شعبے کے عملے کی تعداد ۸۴ تک پہنچ گئی تھی جن میں شیر علی افسوس، مرزا علی لطف، مظہر علی خاں ولا، کاظم علی خاں جوان خلیل خاناشک، نہال چند لاہوری، بینی نرائن جہاں، مرزا جان طیش، اکرام علی، اللو لال جی وغیرہ نے اپنی تصنیفوں کے ذریعہ سے اردو کی بیش بہا خدمات انجام دیں اور اردونثر کو مقبول عام بنایا۔

گلکرست کی کوشش یہ تھی کہ ہندوستانی شعبہ اور ہندوستانی زبان (اردو) ہر اعتبار سے ترقی کرے، اس کا ادب بھی ترقی یافته زبانوں کے ادب کی طرح ممتاز درجہ حاصل کر کے خاص و عام میں مقبول ہو جائے اس کو خوب سے خوب تر بنانے کی دھن تھی زبان کی توسعی و اشاعت کے سلسلے میں اس نے کالج کونسل کو اپنے خیالات سے آگاہ کیا، کونسل نے سنی ان سنی کردی۔ گلکرست کو جب یہ یقین ہو گیا کہ وہ اپنے پروگرام کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتا تو ۳۲ فروری ۲۰۸۱ء کو اس نے استعفای دے دیا۔ کالج کے ذمہ داروں نے اس کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے استعفی منظور کر لیا۔

گلکرست کا عہد، ہندوستانی شعبے خصوصاً اردو کے لئے، تصنیف و تالیف اور تعلیم کے اعتبار سے، انتہائی اہم اور مفید تھا۔ اس کی سر پرستی اور رہنمائی میں، آسان اردو نثر لکھنے کی ابتداء ہوئی، اسی

نے اردو کے مشاپیر اپل زبان کی خدمات حاصل کیں اور ان سے ایسی کتابیں لکھوائیں جن میں سے بعض ہمیشہ زندہ رہیں گی۔“ وہ خود بھی صاحب قلم تھا اور اس نے زبان ، قواعد زبان ، اور لغت وغیرہ پر اعلیٰ درجہ کی کتابیں لکھیں۔ اس نے ہندوستانی زبان کے مصنفوں کی حوصلہ افزائی کے لئے، ان کی کتابوں کی طباعت کے لئے امداد دینے کی سفارش پر غور کر کے منظور کر لیا اس کے زمانے میں چوالیس کتابوں پر انعامات دیئے گئے۔ گلکرسٹ کی ان کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ اردو میں مختلف موضوعات پر کتابیں لکھی گئیں یا ترجمہ کی جانے لگیں۔ گلکرسٹ کے چلے جانے کے بعد ان کے جانشینوں نے بھی یہ سلسلہ جاری رکھا۔

فورٹ ولیم کالج نے اپنے مختصر زمانے میں جو لٹریچر پیدا کر دیا اور جتنی کتابیں تصنیف ، تالیف اور ترجمہ کر ادیں، پورے ملک میں اتنی کتابیں نہیں لکھی گئیں اور زبان و اسلوب کے لحاظ سے تو ایک کتاب بھی ایسی نہیں ہے جو ان کتابوں کی طرح عام فہم اور مفید ہو۔ فورٹ ولیم کالج کے مصنفوں سے زیادہ تر ایسی کتابیں لکھوائی گئیں جو عام دلچسپی یعنی، تعلیمی، اصلاحی، اخلاقی، تاریخی ہوں۔ جن سے ہندوستان کے مذہبی، سماجی، معاشی، حالات معلوم ہوں، زبان عام فہم، دلچسپ اور روان ہو۔ اسلوب، سیدھا سادا اور سلجهابو ہو۔ میر امن کے الفاظ میں کہ گلکرسٹ نے فرمایا: ”قصے کو ٹھیٹ ہندوستانی زبان میں جو اردو کے لوگ، بندو، مسلمان، عورت، مرد، لڑکے، بالے، خاص و عام، آپس میں بولتے چلتے ہیں ترجمہ کرو۔ موافق حکم حضور کے میں نے بھی اسی محاورے سے لکھنا شروع کیا جیسے کوئی باتیں کرتا ہے۔“

فورٹ ولیم کالج کی کتابوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور شہرت ، میر امن کی اسی کتاب کو نصیب ہوئی، متعدد غیر ملکی زبانوں ، انگریزی، فرانسیسی، پر تکالی، لاطینی میں ترجمے ہوئے۔ میر امن کی زبان دلی کی ٹکسالی زبان ہے ، روز مرہ اور محاورہ کی چاشنی بیان کی سادگی و دلکشی ، منظر نگاری ، قومی و ملکی خصوصیات نے، باغ و بہار کو سدا بہار بنادیا ہے، باغ و بہار کے بعد میر امن نے دوسری کتاب گنج خوبی لکھی لیکن اس کو باغ و بہار جیسی مقبولیت حاصل نہیں ہوسکی۔

میر امن کے علاوہ چند دوسرے مشہور لکھنے والے اور ان کی مقبول اور اہم کتابیں حسب ذیل ہیں:
حیدر بخش حیدری (آرائش محفل، گلزار دانش اور شعرائے اردو کا تذکرہ گلشن ہند) مظہر علی خاں ولا (سنٹ گلشن - تاریخ شیر شاہی) میر بہادر علی حسینی (اخلاق ہندی) مرزا علی لطف (تذکرہ گلشن ہند) میر شیر علی افسوس (باغ اردو) میرزا کاظم علی جوان (شکننلا ڈرامہ) خلیل خاں اشک (داستان امیر حمزہ) نہال چند لاہوری (مذہب عشق) بینی نرائن جہاں (دیوان جہاں اردو شعرا کا تذکرہ) اللو لال (جی) (سنگھاسن بتیسی)

ان چند کتابوں سے ہی یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ فورٹ ولیم کالج نے مختصر مدت میں اردو کی ترقی اور ترویج کے لئے جو گران قدر خدمات انجام دیں، وہ ہمیشہ یاد گار رہیں گے پونے دو سو برس سے زیادہ زمانہ گزر جانے کے باوجود فورٹ ولیم کالج کی بیش تر کتابیں آج بھی زبان و بیان کی شیرینی و دل کشی میناپنا جواب نہیں رکھتیں۔

فورٹ ولیم کالج کی اردو خدمات کا اختصار یہ ہے

(۱)

فورٹ ولیم کالج ، غیر ملکیونکا پہلا کالج ہے جس نے ہندوستانی زبان کی تعلیم و ترقی ، ترویج و اشاعت کی طرف توجہ دی اور اس غرض سے اس نے ہندوستانی زبان کا باقاعدہ شعبہ قائم کیا۔

(۲)

ہندوستانی زبان کے مشہور ادیبوں کی خدمات حاصل کیں اور ان

سے کتابیں لکھوائیں۔

(۳)

دوسری زبانوں کی کتابوں کے تراجم کرنے کا اہتمام کیا۔

(۴)

کتابوں کی طباعت و اشاعت کے لئے پریس قائم کیا اور ٹائپ سے چھپائی کا نتظام کیا۔

(۵)

کالج نے قصے کہانیوں کی کتابوں کے علاوہ دوسرے مفید اور دلچسپ موضوع کی بھی کتابیں۔ (قواعد لغت، تاریخ، تذکرہ، مذہب، اخلاق وغیرہ لکھوائیں۔)

(۶)

عمدہ کتابوں پر انعامات دینے اور کتابوں کی طباعت کے لئے امداد دینے کا آغاز کیا۔

(۷)

اردو نثر کو سلیس ، عام فہم بنانے پر خاص توجہ دی۔ سچ تو یہ ہے کہ فورٹ ولیم کالج نے اردو نثر کو، زندگی ، توانائی ، عطا کی اور اسی کی بدولت آسان نثر نگاری کا رواج ہوا۔

(۸)

ہندوستان میں یہ پہلا علمی و ادبی ادارہ تھا جس نے تعلیم کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کو بھی اپنا نصب العین بنایا۔

(۹)

فورٹ ولیم کالج نے اردو نثر کے ایسے اعلیٰ نمونے پیش کئے اور اتنی بے مثُل کتابیں لکھوائیں کہ جن سے اردو ادب کے سرمائے میں قابل قدر اضافہ ہوا۔

فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات

اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ انگریزوں نے یہ کالج سیاسی مصلحتوں کے تحت قائم کیا تھا۔ تاکہ انگریز یہاں کی زبان سیکھ کر رسم و رواج سے واقف ہو کر اہل ہند پر مضبوطی سے حکومت کر سکیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ فورٹ ولیم کالج شمالی ہند کا وہ پہلا ادبی اور تعلیمی ادارہ ہے جہاں اجتماعی حیثیت سے ایک واضح مقصد اور منظم ضابطہ کے تحت ایسا کام ہوا جس سے اردو زبان و ادب کی بڑی خدمت ہوئی۔

اس کالج کے ماتحت جو علمی و ادبی تخلیقات ہوئیں جہاں وہ ایک طرف علمی و ادبی حیثیت سے بڑی اہمیت رکھتی ہیں تو دوسری طرف ان کی اہمیت و افادیت اس بناء پر بھی ہے کہ ان تخلیقات نے اردو زبان و ادب کے مستقبل کی تعمیر و تشكیل میں بڑا حصہ لیا خصوصاً ان تخلیقات نے اردو نثر اور روش کو ایک نئی راہ پر ڈالا۔

فورٹ ولیم کالج کے قیام سے قبل اردو زبان کا نثری ذخیرہ بہت محدود تھا۔ اردو نثر میں جو چند کتابیں لکھی گئی تھیں ان کی زبان مشکل ، ثقیل اور بوجھل تھی۔ رشتہ معنی کی تلاش جوئے شیر لانے سے کسی طرح کم نہ تھی۔ فارسی اثرات کے زیراثر اسلوب نگارش تکلف اور تصنعت سے بھر پور تھا۔ ہر لکھنے والا اپنی قابلیت جانتے اور اپنے علم و فضل کے اظہار کے لئے موٹے موٹے اور مشکل الفاظ ڈھونڈ کر لاتا تھا۔ لیکن فورٹ کالج کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ اس نے اردو نثر کو اس پر تکلف انداز تحریر کے خارزار سے نکالنے کی کامیاب کوشش کی۔ سادگی ، روانی ، بول چال اور انداز ، معاشرے کی عکاسی وغیرہ اس کالج کے مصنفوں کی تحریروں کا نمایاں وصف ہے۔

فورٹ ولیم کالج کی بدولت تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ ترجمے کی اہمیت بھی واضح ہوئی۔ منظم وں کی روایت کا آغاز ہوا اور انیسویں اور HGJ طور پر ترجموں کی مساعی سے اردو نثر میں ترجم

بیسویں صدی میں اردو نثر میں ترجمہ کرنے کی جتنی تحریکیں شروع ہوئیں ان کے پس پرده فورٹ ولیم کا اثر کار فرماء۔

فورٹ ولیم کالج کی بدولت تصنیف و تالیف کے کام میں موضوع کی افادیت اور اہمیت کے علاوہ اسلوب بیان کو بڑی اہمیت حاصل ہوئی۔ یہ محسوس کیا گیا جس قدر موضوع اہمیت کا حامل ہے اسی قدر اسلوب بیان ، اسلوب بیان کی سادگی، سلاست اور زبان کا اردو روزمرہ کے مطابق بونا ضروری ہے۔ تاکہ قاری بات کو صحیح طور پر سمجھ سکے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ مطالب کو سادہ ، آسان اور عام فہم زبان میں بیان کیا جائے۔

فورٹ ولیم کالج کے مصنفین کی مساعی کی بدولت اردو زبان بھی ایک بلند سطح پر پہنچی۔ فورٹ ولیم کالج کی اردو تصانیف سے قبل اردو زبان یا تو پر تکلف داستان سرائی تک محدود تھی یا پھر اسے مذہبی اور اخلاقی تبلیغ کی زبان تصور کیا جاتا تھا۔ لیکن فورٹ ولیم کالج میں لکھی جانے والی کتابوں نے یہ ثابت کر دیا کہ اردو زبان میں اتنی وسعت اور صلاحیت ہے کہ اس میں تاریخ ، جغرافیہ ، سائنس ، داستان ، تذکرے ، غرضیکہ پر موضوع اور مضمون کو آسانی سے بیان کے جا سکتا ہے۔